سعدیہ افتخار

اسکالر، پی ایچ ڈی اُردو، شعبہ اُردو زبان واَدب، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگو یجز، اسلام آباد

ڈاکٹر صائمہ نذیر

استاد شعبہ اردو زبان وادب، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

اردو طنزیہ و مزاحیہ شاعری اور افضل پارس کی شعری لفظیات "پپو یار تنگ نہ کر" کے حوالے سے

Saadia Iftikhar
Scholar PhD Urdu, NUML, Islamabad.
Dr Saima Nazir
Department of Urdu Language and Literature NUML, Islamabad.

Urdu Ironic and Comic Poetry and Poetic Glossary/Phrases of Afzal Paras with Reference to the Book, "Pappu Yar Tang na Kar"

“Afzal Paras belonging to Burewala is a Poet. Who is famous for his comic and ironic poetry Through his poetry, he has pointed out various evils in the society. By employing different techniques of verbority, proverbs, mixing Punjabi and English language. He enhances his style. His comic and ironical style mostly targets the character of a wife. The main aim of his poetry is to reveal these negative attitude that are destroying the society. Through the techniques of verbority. Afzal Paras poetry gives us a very deep message along with putting a smile on our face.”

Key Words: *Comic, Ironic, Society, Poet, Verbority, Proverbs, Punjabi, English, Attitude, Smile.*

افضل پا رس بو رے والا سے تعلق رکھنے والا شاعر جس نے قطعات میں طنز و مزا ح کے مختلف حربے استعمال کر کے طنزیہ و مزا حیہ شا عری میں منفرد مقام حا صل کیا ہے۔ جس کی شا عر ی پڑھ کر ہو نٹوں پر مسکراہٹ آ جا تی ہے جو فی زمانہ مفقود ہو چکی ہے۔ جس کی اِس زما نے میں اشد ضرورت ہے اُنہوں نے تھوڑے ہی عر صے میں شگفتگی کے وہ رنگ یکجا کیے ہیں کہ قاری ہنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔

طنز و مزاح لکھنے والا معاشرے میں پائی جانے والی خرابیوں کو جس طرح طشت از بام کرتا ہے وہ ایک ایسے معالج کا کام کرتا ہے جو اپنے طبیب کی نبض پر اِس طرح ہاتھ رکھتا ہے کہ اُس کا علاج بھی کیا جا سکے اور اُس کو دوائی بھی دی جا سکے۔ بقول اَنور مسعود

"افضل پارس نے شاعری میں قطعہ کو اپنا ذریعہ ء اظہار بنایا ہے، بیشتر قطعات کے مضامین سیاسی اور معاشرتی بیماریوں کی نشاندہی کرتے ہیں اسے ان میدان میں ریاضت پیہم کی وہ توفیق ملے جو لفظ میں تاثیر کی بجلی بھر دیتی ہے"۔(۱)

افضل پارس کی"پیو یار تنگ نہ کر"طنز و مزاح ہیں ایسا اضافہ ہے جس کی بدولت قارئین اُن کے چٹکلوں سے محظوظ ہوتے ہیں انہوں نے اس میں مختلف حربوں کے ذریعے مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔اپنے قطعات میں کبھی تضمین کے ذریعے کبھی پنجابی الفاظ کا سہارا لے کر کبھی انگریزی زبان اور کبھی حروف ابجد کے ذو معنی استعمال سے مزاح تخلیق کیا ہے وہ لفظوں کی ہیر پھیر ایسے کرتے ہیں جیسے کہ:۔

ایک نقطے سے محرم سے مجرم بنا دیا۔

الفاظ میں معمولی رد و بدل کر کے الفاظ کو توڑ کر ان کو نئے معانی دیتے ہیں جس سے زیر لب تبسم کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے الفاظ کے ردو بدل اور ان کے لفظی مطلب میں تبدیلی کر کے مزاح تخلیق کرنے کی کوشش کی ہے قطعہ "رو۔زن"لفظ "رواورزن"کو توڑ کر لکھا ہے جس کو اگر الگ الگ کر کے پڑھا جائے تو اس کا مفہوم رو اور زن (بیوی) بنتا ہے۔ خاوند جو بیوی کا بے انتہا خیال رکھتا ہے اُس سے ہی بیوی شکوہ کنا یہ کر رہی ہے کہ تم نے اتنی خدمت(سیوا) (جس کے لیے شاعر نے لفظ "سیوا"استعمال کیا ہے) اس زمانے میں کون کرتا ہے کہ تم نے میری راتوں کی نیند حرام کر دی ہے اب تو ایک ہی حسرت رہ گئی ہے جس کی وجہ سے راتوں کو نیند نہیں آتی کاش اتنی کوشش تم مجھ کو بیوہ کرنے کی کرتے۔

؎اتنی خدمت کون کرتا ہے اس زمانے میں
میرے شوہر حد کر دی ہے تم نے "سیوا"کرنے کی

ایک اسی ارمان نے اب تو نیند ادھوری کر دی ہے
کاش کبھی تو کوشش کرتا مجھ کو بیوہ کرنے کی (۲)

افضل پارس نے اُس بیوی پر طنز کیا ہے جو شوہر کی کی خدمت سے خوش ہی نہیں ہوتی بلکہ ہر لمحہ شکوہ و شکایت کرتی رہتی ہے۔

انگریزی کے لفظ "وارننگ" کو "وار۔ننگ" لکھ کر قطعہ تحریر کیا ہے اس "وار" سے مراد اُردو کا "وار" حملہ بھی ہو سکتا ہے اور "وار" انگریزی میں "War" جنگ " بھی ہو سکتا ہے اس لفظ کے ذو معنی مفہوم سے مزاح کی جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اُس میں اِس بابے کو وارننگ دی جا رہی ہے جو اس بڑھاپے میں بھی لڑکیوں کو چھیڑنے سے باز نہیں آتا۔لڑکی اس کو جس بھینگی نگاہوں سے دیکھتی ہے جس سے لگتا ہے کہ وہ "نروس" نہیں بلکہ اُس کی "سروس" کرنے والی ہے۔ نروس اور سروس کا قافیہ بڑا موزوں ہے "سروس" اور نروس انگریزی کے لفظ اِستعمال کیے ہیں جو گھبرانے کی بجائے اس بابے کی چھترول کرنے لگی ہے۔

بابے نے ہے چھیڑا سوچ کے ایسی دیسی لڑکی کو
محترمہ اس بات سے کب وہ نروس ہونے والی ہے
دیکھ رہی ہے اب وہ اس کو بھینگی نظروں سے
لگتا ہے اب بابے کی "سروس" ہونے والی ہے (۳)

محبوبہ کو بھیجے جانے والے خط پر اپنے جذبات کا اظہار اس مزاحیہ انداز میں کرتے ہیں کہ بے اختیار لبوں پر مسکراہٹ آ جاتی ہے۔"قوت برداشتہ" کو "قوتِ بر۔داشتہ" لکھ کر جو قطعہ لکھا ہے اس میں اُس محبوبہ کو "قوتِ بر" بھیجا ہے جس کا انجام آخر کار شادی کی صورت میں ہوا ہے وہی محبوبہ بیوی بن کر ایسا اِنتقام لیتی ہے کہ دماغ بھی کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

کبھی کبھی تو بن جاتا ہے وہ شادی کا باعث
جو خط پیار سے محبوبہ کو بھیجا جاتا ہے
بیوی بن کر لڑتی ہے وہ گھر میں آ کر ایسے
دل تو کیا سر سے ہی پھر بھیجہ جاتا ہے (۴)

"She"۔تان"قطعہ میں لفظ شیطان کو اس کے صوتی اثر کے باعث "She"اور"تان"لکھ کر مزاح کی کلکاریاں بکھری ہیں۔

؎میرے بیٹے کیوں کہتے ہو مرغی اپنی ٹیچر کو
خوش کرتی ہے تم کو دے کر اکثر شربت ٹھنڈا وہ
اسی لیے تو ٹیچر کو مس"جان"کے مرغی کہتا ہوں
دے دیتی ہے میری کیوں ہر کاپی پر انڈہ وہ (۵)

جس میں باپ بیٹے سے مخاطب ہو کر کہتا ہے جس کی شرارتیں شیطانوں کی طرح ہیں کہ تم اپنی ٹیچر کو مرغی کیوں کہتے ہو جس میں "She"کی طرف یعنی ٹیچر کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں مس کو "جان"کر مرغی کہتا ہوں یہاں انگریزی لفظ"جان"استعمال کیا ہے جو جان بوجھ کے بجائے "جان"کے حوالے سے اِستعمال ہوا ہے وہ کہتا ہے یہی وجہ ہے کہ میری مس میری شیطانیوں پر جان کر انڈا دیتی ہیں۔یہاں افضل پارس نے باپ اور بیٹے دونوں کی شیطانی فطرت کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے۔

"اوور لوڈ۔شیڈنگ"قطعہ میں لوڈشیڈنگ کے ساتھ اوور لوڈOverload کا اضافہ کر کے بجلی کا لفظ اِستعمال کر کے زیادتی یا بجلی کی تاروں پر وزن بڑھ جانے کی وجہ سے بار بار آنکھ مچولی کو مزاحیہ انداز میں لکھ کر مضحکہ خیز انداز میں کہا ہے کہ تم منہ چھپا کر بار بار کہاں چلی جاتی ہو۔کیونکہ تمہاری وجہ سے ہی ہمارے گھر میں رونق میلہ لگا ہوا ہے تمہاری یہ لوڈ شیڈنگ ہماری جان لے کر دم لے گی۔

؎تیرے دم سے ہے ہمارے آشیاں کی رونقیں
تیرے ہونے سے ہمارے سب ہی گزرے نیک دن
جا رہی ہے روز ہی تو منہ چھپا کے کس جگہ
مار ڈالے گی تمہاری لوڈ شیڈنگ ایک دن (۶)

"چابی "قطعہ میں منصوبہ بندی کے محکمے کے اس خواب" کم بچے خوشحال گھرانہ"کی جو تعبیر بیان کی گئی ہے اس کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی جاتی ہے کہ اس کے لیے لفظ "بندی"یعنی عورت کا لفظ استعمال کیا ہے کہ اس سے دور رہا جائے تو آبادی میں اِضافہ نہیں ہو سکتا۔

افضل پارس کی"پپو یار تنگ نہ کر"طنز و مزاح ہیں ایسا اضافہ ہے جس کی بدولت قارئین اُن کے چٹکلوں سے محظوظ ہوتے ہیں انہوں نے اس میں مختلف حربوں کے ذریعے مزاح پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔اپنے قطعات میں کبھی تضمین کے ذریعے کبھی پنجابی الفاظ کا سہارا لے کر کبھی انگریزی زبان اور کبھی حروف ابجد کے ذو معنی استعمال سے مزاح تخلیق کیا ہے وہ لفظوں کی ہیر پھیر ایسے کرتے ہیں جیسے کہ:۔

ایک نقطے سے محرم سے مجرم بنا دیا۔

الفاظ میں معمولی رد و بدل کر کے الفاظ کو توڑ کر ان کو نئے معانی دیتے ہیں جس سے زیر لب تبسم کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے الفاظ کے ردو بدل اور ان کے لفظی مطلب میں تبدیلی کر کے مزاح تخلیق کرنے کی کوشش کی ہے قطعہ "رو۔زن"لفظ "رواورزن"کو توڑ کر لکھا ہے جس کو اگر الگ الگ کر کے پڑھا جائے تو اس کا مفہوم رو اور زن (بیوی) بنتا ہے۔خاوند جو بیوی کا بے انتہا خیال رکھتا ہے اُس سے ہی بیوی شکوہ کنا یہ کر رہی ہے کہ تم نے اتنی خدمت(سیوا) (جس کے لیے شاعر نے لفظ "سیوا"استعمال کیا ہے) اس زمانے میں کون کرتا ہے کہ تم نے میری راتوں کی نیند حرام کر دی ہے اب تو ایک ہی حسرت رہ گئی ہے جس کی وجہ سے راتوں کو نیند نہیں آتی کاش اتنی کوشش تم مجھ کو بیوہ کرنے کی کرتے۔

؎اتنی خدمت کون کرتا ہے اس زمانے میں
میرے شوہر حد کر دی ہے تم نے "سیوا"کرنے کی
ایک اسی ارمان نے اب تو نیند ادھوری کر دی ہے
کاش کبھی تو کوشش کرتا مجھ کو بیوہ کرنے کی (۲)

؎حاوی ہو گا اک دن تب تو اس منصوبہ بندی پر
بچے کم خوشحال گھرانے پر تو خود کو مائل کر

یہ منصوبہ تب ہے ممکن گر ہوں بندے سارے ہی
اس منصوبے میں تو پیارے "بندی"کو شامل نہ کر (۷)

اپنے قطعہ "بے۔غم"میں لفظ بیگم کے صوتی آہنگ سے بیگم کی جو تشریح بیان کی گئی ہے اور اُس شوہر کا نقشہ بیان کیا ہے جس پر کوئی بھی آفت ناگہانی آتی ہے چاہے وہ بیگم کی صورت میں کیوں نہ ہو جس کو "بے۔غم"یعنی کوئی غم نہیں۔

آنا جانا سانسوں کا ہوا اس پر ہی موقوف نہیں
زندہ ہو پر دم نہ ہو اس کو بے دم کہتے ہیں
جس پر اکثر آفت ٹوٹے اس کا نام تو شوہر ہے
جس کو ایک بھی غم نہ ہو اس کو بیگم کہتے ہیں (۸)

افضل پارس نے شوہر کی مزاحیہ انداز میں یہ تعریف کی ہے کہ شوہر وہ ہے جو زندہ ہو پراس میں دم نہ ہو جبکہ بیگم وہ ہے جس کو کوئی غم نہ ہو۔

دو غلی پالیسی کی اصطلاح کے بجائے دو کو حروف ابجد ۲کی صورت میں لکھ کر ہماری اس ۲"غلی پالیسی "کی طرف اِشارہ کیا ہے کہ ٹی وی میں یہ بتلایا جاتا ہے کہ سگریٹ کو چھوڑ دو یہ کینسر کا باعث ہے لیکن اس میں دوسرا لفظ "نوشی"ہے جس کو چھوڑنے کو کہا جاتا ہے اُس کو میں کیسے چھوڑوں کیونکہ "نوشی"میری بیوی ہے۔لفظ "نوشی "کو ذو معنی استعمال کر کے اس دوغلی پالیسی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ سگریٹ کو تو چھوڑ دوں لیکن "نوشی "کو چھوڑنے کے بارے میں نہیں بتایا جاتا کہ اس سے کیسے نجات حاصل کروں۔

سگریٹ نوشی چھوڑ دے پیارے یہ کوئی اچھی بات نہیں
اس سے کینسر ہو جاتا ہے یہ بتلاتا ٹی وی ہے
سگریٹ کو تو چھوڑ بھی دوں گا اس میں مشکل کیسی ہے
"نوشی "کو میں کیسے چھوڑوں کیسے وہ تو میری بیوی ہے (۹)

"نوشی"کے ذریعے مزاح پیدا کیا ہے کیونکہ "نوشی"میری بیوی ہے۔

لفظیات سے کھیلتے ہوئے "نئی نویلی "کی جگہ "نئی نوکیلی"کی تراکیب استعمال کر کے لڑاکا عورت کو تلوار کی دھار سے تشبیہ دیتے ہوئے مرد کی مردانگی پر بھی طنز کیا ہے کہ عورت گھر کی چار دیواری میں رہنے والی ہستی ہے جبکہ تلوار مرد کے ہاتھ میں۔عورت اور تلوار گھر سے باہر نکلیں تو زمانے میں حشر برپا کر دیتی ہیں۔افضل پارس نے طنز و مزاح کے ذریعے ہمیں معاشرے میں پائی جانے والی خرابی کی اصلاح کرنے کی طرف متوجہ کیا ہے کہ عورت کا اصل مقام کیا ہے۔

ایک مکان کے اندر ہو یا ایک مقید گھر میں ہو
مرد کے دونوں ہاتھ میں ہوں تو اکثر اچھی لگتی ہیں
باہر نکلیں تو دونوں ہی حشر برپا کر دیتی ہیں
عورت اور تلوار تو دونوں اندر اچھی لگتی ہیں(۱۰)

افضل پارس نے ضرب الامثال کا اِستعمال بھی اپنی طنزیہ و مزاحیہ شاعری میں کیاہے "آبیل مجھے مار"کی جگہ "جابیل اُسے مار"قطعہ میں "آ"کی جگہ "جا"اور "مجھے"کی جگہ "اُسے"لفظ کو استعمال کر کے مزاحیہ رنگ بھرا ہے کہ اگر تم بڑی عمر کی عورت سے شادی کرو گے تو وہ ایسے ہی ہو گا جیسے "جا بیل اُسے مار"یعنی اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے کیونکہ وہ یا تو تم سے شادی کر کے تمہارے گھر کو جنت بنا دے گی یا تمہیں "جنتی"کو واوین میں لکھا ہے کہ وہ تمہیں پھر سیدھا اُوپر ہی پہنچا دے گی۔اس لیے شادی بیاہ کرنے کے لیے سوچ بچار ہونا ضروری ہے۔

پکی عمر کی عورت سے تو کرے گا گر شادی
ایسی عورت سے تو اکثر لوگوں کی ہے بنتی
سوچ سمجھ کے کرنا دیکھو اس سے شادی ورنہ
کر دے گی گھر کو جنت یا پھر تجھ کو "جنتی" (۱۱)

افضل پارس بیوی کو زیادہ تر طنز و مزاح کا موضوع بناتے نظر آتے ہیں اور ایسے ایسے الفاظ تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو بیوی سے منسوب ہوتے ہیں جس سے بے اختیار ہنسی کے فوارے چھوٹ پڑتے ہیں۔بقول خالد مسعود

"افضل پارس اس قافلے کا نیا مسافر ہے۔افضل پارس مزاحیہ شاعروں کا انشائیہ نگار ہےاور اس کی شاعری پڑھ کر قہقہہ مارنے کی بجائے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل جاتی ہے اور فی زمانہ ہونٹوں پر مسکراہٹ لانا ہی ایک مشکل امر ہے۔[۲۱]

اپنے قطعے" گھمسان کی رن "جو گھمسان کی جنگ ہوتا ہے "محاورہ ہے اس کو "جنگ"کے بجائے "رن"لفظ سے تبدیل کیا ہے جس کوپڑھ کر قاری یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جس گھر میں کوئی لڑاکا عورت بیاہ کر آ جائے تو پھر اس گھر میں گھمسان کی جنگ کے بجائے "گھمسان کی رن"ہوتی ہے گھر میں نر اور مادہ کا فرق ہی نہیں رہتا وہ عورت (رن) گھر کی تباہی و بربادی کا باعث بن جاتی ہے۔

ہر اک کو ہی کو نہ رکھو نہ تم دیکھو ایک ہی رستے
کچھ نہ کچھ تو نر، مادے کا فرق ہی ہوتا ہے
بیوی بن کر آ جائے جب ایک لڑاکا عورت
اس گھر کا تو سمجھو بیڑا غرق ہی ہوتا ہے [۱۳]

تراکیب کے متضاد الفاظ لکھ کر مزاح کے حربے کے طور پر ایسے استعمال کیا ہے جیسے "صنفِ نازک"کی اصطلاح ہیں لفظ "نازک "کا متضاد "سخت"لکھ کر "صنف سخت"قرار دے کر طنز کیا ہے ان خواتین پر جو اپنے خاوند کو گندم کے دانوں کی طرح چکی میں پیس رہی ہیں۔افضل پارس نے گندم اور شوہر میں تعلق کو بیان کیا ہے کہ دونوں میں تشبیہ یہ ہے کہ بیوی تو خاوند کو پیس رہی ہے اور گندم کو چکی یعنی دونوں ہی زمانے کے ستائے ہوئے ہیں پھر اس صنف نازک کو "صنف سخت"کیوں نہ کہاجائے۔

جانے اک دن شوق سے ہم کو کیا دے ڈالا بیوی نے
پیٹ کا درد گیانہ پھر بھی کھاکے دیکھی پھکی بھی
ربط کوئی تو آخر ہوگا شوہر میں اور گندم میں
دونوں کو ہی پیس رہے ہیں بیوی بھی اور چکی بھی [۱۴]

اسی طرح "مادری زبان"میں لفظ مادری کا متضاد"فادری"استعمال کر کے "فادری زبان"کا قطعہ تحریر کیا ہے جس میں سسر اور گھر داماد کے درمیان میں جو "فادری"تعلق ہے انگریزی لفظ"Father"کو استعمال کر کے ظاہر کیا ہے۔جیسے سسر ساس کے سامنے قید با مشقت کاٹ رہا ہے لیکن رہائی ناممکن ہے اسی طرح سسر کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مظلوم شوہر اس بات کا خواہش مند ہے کہ وہ بھی اسی رشتے میں باندھ کر گھر داماد ہو جائے۔

؎اس قید محبت میں تو کتنے سال گزرے ہیں
کہاں اپنے مقدر میں کہ ہم آزاد ہو جائیں
چلو پھر باندھ لیتے ہیں یہ اک زنجیر الفت کی
سسر جیسے ہے اپنا ہم بھی گھر داماد ہو جائیں (۱۵)

افضل پارس الفاظ میں ردو بدل کر کے توڑ جوڑ کر اور انگریزی الفاظ کے استعمال کے ساتھ ساتھ اس میں پنجابی الفاظ کی پیوند کاری بھی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

بقول عنایت علی خان

؎"آپ کی فکر راست ہے اور طبیعت میں جدت طرازی کا عنصر بھی ہے۔
مزاح ایلوین میں شمولیت پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔(۱۶)

اُجالوں کے مسافر اپنے قطعے "نکو۔نک"میں پنجابی لفظ نکو۔نک کے ذریعے زمین پر رہنے والوں لوگوں پر طنز کا وار کرتے ہوئے انہیں سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ اس زمین کے بارے میں سوچو جس میں روز بروز آبادی میں اضافہ ہورہاہے ہر چیز نوحہ کناں ہے تم کو اس کی آہ و فغاں سنائی نہیں دیتی۔"نکو۔نک"پنجابی کا لفظ خود اپنے اندر معنی لیے ہوئے ہے کہ ہر چیز کی انتہا ہو چکی ہے۔افضل پارس مزاح کے ساتھ طنز کے نشتر چبھوتے ہوئے ہمیں سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ ہمیں اس دھرتی کا بوجھ کم کرنے کے لیے بچے کم پیدا کرنے ہو نگے۔

؎بال کھولے بین کرتے پھر رہی ہے چار سو
اس ہوا نے دہر کا بھی ہو سکے تو غم کرو
اس زمین پر رہنے والو! اس زمین کے واسطے

کچھ خدا کا خوف ہے تو بچے پیدا کم کرو (۱۷)

اسی طرح "سالا ظرفی" قطعہ میں اعلیٰ کی بجائے "سالا" کا لفظ استعمال کرکے مزاح کی حِس کو بیدار کیا ہے۔ قطعے میں پنجابی لفظ "ویر" کا ذو معنی استعمال مزاح کی چاشنی کو دوبالا کر دیتا ہے کہ جس طرح تم اپنے بھائیوں سے محبت کرتی ہو جذبات میں بہک کر تم "سالا" کو جس طرح "ویر" کہتی ہو مجھے "ویر" نہ کہہ دینا۔

توہین جو کرتی ہو ہر روز ہی تم میری
جذبات ہیں تم اس کو تو قیر نہ کہہ دینا
بھائیوں سے محبت ہے کچھ تم کو زیادہ ہی
جذبات میں مجھ کو بھی تم "ویر" نہ کہہ دینا (۱۸)

"زنانہ جنگی" قطعہ خود اپنے اندر ہزاروں شگوفے لیے ہوئے ہے جس کا عنوان پڑھ کر ہی ہونٹوں پر مسکراہٹ آجاتی ہے اس گھر کا نقشہ افضل پارس نے پنجابی الفاظ کے قافیہ کے ساتھ اِستعمال کرکے لطف دوبالا کر دیا ہے جب شادی سے پہلے اُس کے اندر ہزاروں "گھن" پائے جاتے ہیں لیکن وہی شادی کے بعد جب اپنے گھن ظاہر کرتی ہے جو چاقو کی صورت میں "دھنی" پر لگتا ہے تو وہ گھر "زنانہ جنگی" کی تصویر بن جاتا ہے۔

شادی کر کے بن جاؤ گے تم جنت کے مالک
اک بھی عیب نہ پاؤ گے تم بیٹی "گھنی" میں
شادی کر کے کھل گئی اس پر بیوی کی ہر خوبی
چاقو اس نے ماردیا جب اُس کی "دھنی" میں (۱۹)

"خصوصی پیکج" کا قطعہ اپنے اندر قاری کے لیے خصوصی مراعات لیے ہوئے ہے۔ خاص طور پر اُن شوہر حضرات کے لیے جن کا سکون ہر لمحہ اُن کی بیوی نے غارت کیا ہوا ہے۔ اُن مردوں کو اُکسا رہے ہیں کہ تم کافر نہیں کہ ایک پر ہی اِکتفا کرو ہمارا مذہب چار شادیوں کی اجازت دیتا ہے۔ پھر ایک پر ہی قناعت کیوں اس خصوصی پیکج سے فائدہ حاصل کرو۔

؎سکون غارت جو ہر لحظہ ہی کرتی ہے تمہارا یہ
اچانک کیا ہوئی نازل بلا تیرے سر پہ کسی
جو کافر ہو لکھا ہے پھر تمہارا ایک سے مرنا
مسلمان ہو تو پھر پیارے قناعت ایک پر کیسی (۲۰)

بقول محمود غزنی

"اُنہوں نے قطعات کو جو عنوانات دیے ہیں ان میں ایک خاص جاذبیت ہے ایسا کرنے سے قطعات کا حسن اور بڑھ گیا ہے۔افضل پارس اپنے کلام میں مزید زور اور نکھار پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ نئے در وا کریں گے" (۲۱)

اپنے قطعے "اسٹپنی"میں لفظ "آیا"کا ذو معنی اِستعمال افضل پارس کے مزاح کے لطف کو در آتشہ کر دیتا ہے جس طرح "اسٹپنی"کا استعمال ٹائر ناکارہ ہو جانے کی صورت میں کیا جاتا ہے اسی طرح لفظ "آیا"کا ذو معنی استعمال بھی ایسے ہی کیا ہے جب محبوبہ آواز دے تو اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آیا۔آیا کہا جاتا ہے لیکن جب بیوی کے بارے میں پوچھا جائے تو کہا جاتا ہے "آیا"۔

؎اِس دنیا میں عجب طرح کی دیکھی یہ دو رنگی ہے
محبوبہ آواز جو دے تو آیا۔آیا کہتے ہیں
پوچھ لے کوئی بیوی کا کہ تیری یہ کیا لگتی ہے
اس کی سمت اشارہ کر کے وہ ہے "آیا"کہتے ہیں (۲۲)

سرفراز شاہد "رنگا رنگ متبسم قطعات "میں اُن کے بارے میں یوں ہی رقم طراز ہیں۔

"اُن کا کلام پڑھ کر قاری تبسم زیر لب لے کر با آواز بلند قہقہے کی کیفیت سے دو چار ہو تا جاتا ہے اس کے ہاں صاف ستھرا ذوق اور دلآویز لطافت ملتی ہے۔ایسا لگتا ہے کہ گیسوئے تابدار کو اور بھی تابدار کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے"۔(۲۳)

لفظ"سا لمیت"کو" سال۔میت" لکھ کر جو صوتی آہنگ پیدا کیا ہے اس کا کوئی جواب نہیں جس میں بیوی کا جنازے پر تیار ہو کر جانے کے حوالے سے طنز کیا ہے کہ اُس نے خود کو اتنا میک

اَپ میں چھپا رکھا ہے جنت کی حور لگ رہی تھی میں سمجھ بیٹھا کہ وہ کسی دعوت میں جا رہی ہے لیکن جب اُس نے کہا کہ دعوت نہیں "میت" پر جا رہی ہوں تو اَنگشت بدنداں رہ گیا۔

میری بیوی آج تو مجھ کو حور تھی لگتی جنت کی
خود کو اس نے کر رکھا تھا اتنا مخفی غازے میں
میں نے پوچھا تیاری ہے دعوت میں کیا جانے کی
بولی کیسی دعوت ہے بس جانا ہے ایک جنازے میں (۲۴)

"مس۔مار" قطعہ بھی اسی کیفیت کی ترجمانی کرتا نظر آتا ہے جس میں مس اور مار کو "مسمار" کی جگہ لکھ کر ذو معنی مطلب اخذ کیا جا سکتا ہے۔یعنی مسمار تباہ و برباد کرنا اور مس کا مارنا۔جو شادی سے پہلے بات بات پر تھپڑ مارتی تھی شادی کے بعد بھی اس کی یہی حالت ہے۔

یاد ہے تم کو اک لڑکی جو ساتھ ہمارے پڑھتی تھی
رکھ دیتی تھی ہر اک بات پہ مجھ کو مار کے تھپڑ جو
ہاں وہ مجھ کو یاد ہے لڑکی، آج کہاں پہ ہوتی ہے
عادت اس کی وہی ہے پیارے، آج ہے میری بیوی وہ (۲۵)

"خس کم جہاں پاک" قطعہ میں ضرب الامثال کا استعمال ساسوں کے حوالے سے استعمال کر کے زیرِ لب تبسم کی کیفیت پیدا کی ہے اُن کے مر جانے سے دنیا میں طلاق کی شرح کم ہو جائے گی یعنی شاعر کے نزدیک ساری لڑائی کی جڑ ساسیں ہوتی ہیں۔

میری جان ہی مشکل میں ہے روزانہ کے جھگڑوں سے
ورنہ کس کو خوف ہے رہتا اپنے ہی گھر جانے سے
ایک طلاق بھی ہو گی نہ پھر مولا تیری دھرتی پہ
اس دنیا کی جتنی بھی ہیں ساسوں سے مر جانے سے (۲۶)

افضل پارس دوسروں کو حیران پریشان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ایسے ہی الفاظ ضیاء الحق قاسمی نے "خوش آمدید" میں اُن کے حوالے سے کہے ہیں۔

"طنز و مزاح ایک بڑا کٹھن اور مشکل کام ہے مگر

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود　　　　مرد باید کہ ہراساں نہ شود

افضل پارس یقیناً ایک مرد ہے ہراساں نہیں ہو گا لوگوں کو ہراساں کر دے گا" (۲۷)

"دائی اور نائی "قطعہ میں جس طرح کا ربط ظاہر کرتے ہیں کہ دائی اور نائی دونوں میں مماثلت ایک ہی چیز کی ہے وہ ہے دونوں کے ہاتھ میں "خنجر"جس سے مذاق کے ساتھ ساتھ ہمیں سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ دونوں کس طرح اپنے خنجر سے سب کو خوف زدہ کرتے ہیں کہ دونوں کی فنکاری لاجواب ہے۔

دونوں ہی سے قوم ہماری خوف زدہ سی رہتی ہے
دونوں ہی فنکار ہوئے ہیں دیکھو ہاتھ پائی میں
دونوں کے ہاتھ میں رہتا خنجر جیسا آلہ ہے
ایک ذرا سا فرق نہیں ہے دائی میں یا نائی میں (۲۸)

لفظوں سے کھیلتے ہوئے کرکٹ کے میدان میں ہونے والے لفظ "رن آؤٹ"کو جس طرح ذو معنی حوالے سے اِستعمال کیا ہے وہ انہی کا طرّہ ہے کرکٹ میں ہونے والے رن آؤٹ کو حقیقی زندگی میں الگ الگ کر کے "رن"سے کس طرح آؤٹ ہوتے ہیں وہ سب کے چہروں پر مسکراہٹ کا باعث بنتا ہے جس سے اُن کے ذہنی اِرتقاء کا پتہ چلتا ہے۔بقول اظہر شاہ خان جیدی

"پارس کا ذہنی ارتقاء فارسی کے اس مقولے کی مانند ہے جس کا آسان ترجمہ کچھ یوں ہے کہ "نقاش کا نقش ثانی "اس کے نقشِ اوّل سے بہتر ہوتا ہے۔۔۔اور شاعری میں اپنے لیے بالکل علیحدہ راستہ نکالیں۔(۲۹)

"رن"آؤٹ قطعے میں بھی ایسے شوہر کا نقشہ کھینچا ہے جو اپنی خود سری کی وجہ سے مشہور تھا لیکن شادی ہونے کے بعد "رن"نے ایسا آؤٹ کیا کہ آخر کار پاگل خانے میں جا کر دم لیا۔

خود کو خود سر کہتا تھا جو ایک زمانے میں
پل کی بھی وہ دیر نہ کرتا حشر اٹھانے میں

پھر شادی کے بعد اچانک اک عورت کے ہاتھوں
وہ ہی آخر جا پہنچا نا پاگل خانے میں (۳۰)

لفظ خشک سالی کو نئے مفہوم دیے اور اُس کو جس طرح خشک "سالی" کے حوالے سے متعارف کرایا کہ بیوی سے شادی ہو جانے کے بعد آہستہ آہستہ اُس کا سارا خاندان ہی ڈھیرے جما لیتاہے اِس حوالے سے طنز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آہستہ آہستہ خشک "سالی" آ جاتی ہے۔خشک سالی ذو معنی لفظ ہے چاہے خشک سالی کے حوالے سے یا خشک "سالی" ہو دونوں ہی تباہی ہیں۔

؎یہ نہ سمجھو گھر میں بیوی ہی اکیلی آئے گی
فیملی بھی ساتھ اس کے اک مثال آئے گی
دھیرے دھیرے آ بسیں گے گھر کے سارے لوگ تو
پھر تمہارے گھر میں آخر خشک سالی آئے گی (۳۱)

مستو۔رات "قطعہ اُن خواتین سے دور رہنے کی تنبیہ کر رہا ہے جن کے ہاتھ میں جوتی ہو اگر یہی جوتی پاؤں میں ہے تو خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔

؎حاوی تم پہ ہو جائے جو ایسی ذات سے ڈرنا
غصے میں جو کر جائے گی ایسی بات سے ڈرنا
پیر میں ہے تو پھر تم کو بھیا اُس سے خوف کیسا
جوتی ہاتھ میں آ جائے تو مستورات سے ڈرنا (۳۲)

آبادی میں اضافہ کی وجوہات کی جو توضیع "دلا آئل" میں پیش کر رہے ہیں اُس سے بے اختیار لبوں پر مسکراہٹ کے فوارے پھوٹ پڑتے ہیں آبادی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے ۲۰، ۲۰ بچے پیدا ہو رہے ہیں یہ بھی دیکھو کہ اگر کپڑے مہنگے ہو گئے ہیں تو "کچھے" کتنے سستے ہو گئے ہیں۔

؎جیسے جیسے لوگ ہمارے اچھے ہوتے جاتے ہیں
اک اک گھر ہیں ۲۰،۲۰ بچے پیدا ہوتے جاتے ہیں
غصّے میں تم کیوں ہو پارس دیکھ کے مہنگے سوٹوں کو
یہ بھی دیکھ کتنے سستے کچھے ہوتے جاتے ہیں (۳۳)

آ بادی میں اِضا فے کی طنز یہ انداز میں جو توضیح بیان کی ہے وہ سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

"کلا شنکوف"قطعہ میں مذاحقہ خیز انداز میں "ڈوئی"کو کلا شنکوف سے تشبیہ دیتے ہیں کہ میری بیوی مجھ سے اکثر بد ظن ہی رہتی ہے۔میں اُس سے چھپتا پھرتا ہوں کیونکہ اُس کے ہاتھ میں مجھے مارنے کے لیے جو ہتھیار "ڈوئی"ہوتی ہے وہ کسی کلا شنکوف سے کم نہیں۔

بد ظن ہے یا اپنے آپ میں کھوئی رہتی ہے
جانے کیسے سوگ میں بیگم سوئی رہتی ہے
اب تو ڈر کے میں بھی اس سے چھپتا پھرتا ہوں
چونکہ اس کے ہاتھ میں اکثر"ڈوئی" رہتی ہے (۳۴)

نو منتخب تراکیب کی جگہ۹"منتخب "قطعہ حروف ابجد کی معمولی سی تبدیلی سے مزاح کی کلکاریاں بکھیرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے جس میں ہمارے سیاسی کھلاڑیوں کی چال بازیوں کو طشت ازبام کیا ہے کہ ہمارے یہ سیاسی کھلاڑی وزارت حاصل کرنے کے لیے کیا کیا حربے استعمال کرتے ہیں اُن پر طنز ہے جو وزارت نہ مل سکنے پر لوٹا بن جاتے ہیں۔

سچا بن کے دیکھ لیا اب کھوٹا ہی بن جاؤں گا
مخمل میں جو لگ جائے وہ ٹوٹا ہی بن جاؤں گا
ایک وزارت بھی نہ دی تو پھر پیسوں کی خاطر میں
بن پیندے کے گھومنے والا لوٹا ہی بن جاؤں گا (۳۵)

"سقوط ڈھاکہ"کی تراکیب میں "سقوط آٹا"کا پیوند لگا کرہماری دکھتی ہوئی رگ پر طنز کیا ہے کہ مہنگائی نے عوام کا جینا حرام کر دیا ہے۔یہاں تک کہ عاشق اور معشوق کی محبت بھی مادی مسائل میں ضم ہوگئی ہے یہاں عاشق اپنے محبوب کو اپنا دل گردہ دینے کے باوجود زندگی کے پیچ وخم سے نبرد آزما ہورہا ہے۔

اس جینے میں لگتا ہے کہ سارا گھاٹا ہے
دل تو پہلے کاٹ چکے اب گردہ کاٹا ہے

مہنگائی نے عشق کے لیسن ایسے بدلے ہیں
دال بنی معشوق تو عاشق بنا آٹا ہے (۳۶)

افضل پارس نے معاشرے کی برائیوں کو جس طرح اپنی طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے ذریعے بے نقاب کیا ہے اُس حوالے سے سرفراز شاہد نے ٹھیک کہا ہے۔

"ہمارے معاشرتی، قومی اور بین الاقوامی مسائل میں روز بروز تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس سے نئی نئی ذہنی بیماریاں جنم لے رہی ہیں ان بیماریوں کا علاج عام ڈاکٹروں کے پاس نہیں ان کا علاج صرف ہومیو تھراپسٹ ہی کر سکتے ہیں اور وہ ہومیو تھراپسٹ ہیں ہمارے مزاح نگار افضل پارس کا کلام پڑھ کر ایک خوشگوار حیرت سے دو چار ہوا ہوں ان کے ہاں خالص مزاح بھی ہے اور طنزیہ ظرافت بھی" (۳۷)

روز مرہ زندگی میں استعمال ہونے والا لفظ بھائی جان اپنے اندر جو جاذبیت رکھتاہے خاص کر کے وہ لڑکے جن کو دیکھ کر ہر لڑکی "جان" کے بجائے بھائی "جان" کہنا شروع کر دیتی ہے جس کی وجہ سے لڑکوں کی جو درگت بنتی ہے اُس کی مضحکہ خیز انداز میں ترجمانی کی ہے۔

کٹ رہی ہے زندگی کچھ اس انوکھی شان سے
رابطہ ہو کس طرح پھر ایک بے ایمان سے
لڑکیوں سے جب کبھی ہوتا ہوں محو گفتگو
چڑ سی ہو جاتی ہے مجھ کو لفظ "بھائی جان" سے (۳۸)

"جسمانی ریمانڈ" میں جسمانی کی جگہ "ایمانی" کی ترمیم کر کے ہمارے تھانے کے کلچر میں ہونے والی بے ضابطیوں اور بے قاعدگیوں پر طنز کیا ہے کہ پہلے کس طرح مرغ کو پھنسایا جاتا ہے پھر اس سے اعترافِ جرم کروا کر اُس کی خوب آؤ بھگت کی جاتی ہے جس سے لوگوں کا جسمانی کے بجائے روحانی یعنی ایمان تازہ ہو جاتاہے۔ پولیس کی چھترول کی بدولت وہ رقصِ بسمل کی طرح ناچتے ہیں۔

خود ہی اک الزام لگا کر مرغ پھنسایا جاتا ہے
اور مرمت کا اس کو ہر راز بتایا جاتا ہے

اس سے بڑھ کر خدمت ہو گی اور بھلا کیا لو گو ں کی
ہر تھا نے میں مر دوں کو اب رقص سکھا یا جا تا ہے (۳۹)

"اغوا برا ئے دیوان" قطعہ میں لفظ"تا وان"کی جگہ "دیوان"کا بر ملا استعمال کر کے شا عروں کی خستہ حالی کا نقشہ کھینچا ہے جو خون پسینے سے اپنا دیوان مر تب کر تے ہیں لیکن انہیں اس بات کا خوف نہیں ہو تا کہ اُن کے گھر چو روں کو میرے "دیوان "سے کوئی خطرہ نہیں کیو نکہ وہ اس کو لے جاکر کیا کریں گے۔

؎شا عر ہیں پر مہلک ہم سامان بھی رکھتے ہیں
شوق کے جذبے کر کے سب پر وان بھی رکھتے ہیں
اپنے گھر میں چوری کرنے چور بھی آئے کیسے
اپنے گھر میں ہم اپنا دیوان بھی رکھتے ہیں (۴۰)

"بے وفا قی۔حکو مت"قطعہ میں صو تی اثر سے اس بیوفا لڑ کی کا حال بیان کیا ہے جس کی خا طر عا شق نے اپنے گھر والوں کو دشمن بنا لیا جو اُس کے راستے میں ابّا "روڑا"تھا اُس کو اسُ نے را ستے سے ہٹایا لیکن اُس لڑ کی نے مجھ سے وفا نہ کی مجھے ہی پا گل کر کے دم لیا پنجا بی لفظ"روڑا"استعمال کر کے مزاح کے لطف کو دوبالا کر دیا ہے۔

؎اس مغرور کے بت کو آخر اس لڑکی نے توڑا ہے
جو کہتا تھا میرے عشق میں ابّا ہی اک"روڑا"ہے
جس لڑ کی سے شادی کر کے دشمن دنیاکر لی ہے
اُس لڑ کی نے اُس کو ہی پھر پا گل کر کے چھوڑا ہے (۴۱)

اَنور مسعو د نے اُن کے ہاں طنز و مزاح کے مختلف حر بوں کے استعمال کے حوالے سے کہا ہے۔

"افضل نے تضمین لطا ئف اور پنجا بی الفاظ کے حر بوں کا بھر پور استعمال کیا ہے اس کے یہاں نئے مضا مین پیدا کرنے کی صلا حیت موجود ہے" (۴۲)

افضل پارس کا ہر قطعہ اپنے اندر ایک نئی جاذبیت لیے ہوئے ہے وہ چاہے معاشی حوالے سے ہو چاہے معاشرتی اور سیاسی پہلو کے حوالے سے ہو قاری کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور سوچنے پر مجبور کرتا ہے کیونکہ مذاق ہی مذاق میں اپنا مدعا اہل علم طبقے تک پہنچانا کسی بھی شاعر کی ذہانت کو ظاہر کرتا ہے۔افضل پارس بھی ہمارے معاشرے کا ایسا نباض ہے جو معاشرے میں رہتے ہوئے اُن کے خلاف نبرد آزما بھی ہے اور برسرِ پیکار بھی یہی کسی شاعر کا کل اثاثہ ہوتا ہے۔

اسی حوالے سے افضل پارس نے خود کہا۔

> "یہ میرا کل اثاثہ ہے جو مجھے لحہ بہ لحہ اپنی عنائتوں کے سائے میں زندگی برتنے کا سلیقہ بتاتا ہےاور میری تخلیقات میرا وہ وجود ہیں جو تا قیامت قارئین کے ساتھ ہر حرف ہر لفظ اور ہر شعر میں ہنستا مسکراتا نظر آئے گا"۔(۴۳)

حوالہ جات

۱. انور مسعود "پہلا پراگا" مشمولہ "پیو پار تنگ نہ کر" از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز لاہور، جون ۲۰۰۸ ص ۱۳

۲. افضل پارس، پیو پار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور جون ۲۰۰۸۔ ص ۲۹

۳. ایضاً ص ۳۲

۴. ایضاً ص ۳۴

۵. ایضاً ص ۳۷

۶. ایضاً ص ۳۸

۷. ایضاً ص ۳۹

۸. ایضاً ص ۴۵

۹. ایضاً ص ۴۵

۱۰. ایضاً ص ۴۶

۱۱. ایضاً ص ۵۰

۱۲. خالد مسعود "مزاحیہ شاعروں کا انشائیہ نگار" مشمولہ "پپو یار تنگ نہ کر" از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز۔ جون ۲۰۰۸۔ ص ۱۶

۱۳. افضل پارس، پپو یار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور جون ۲۰۰۸۔ ص ۵۲

۱۴. ایضاً ص ۵۶

۱۵. ایضاً ص ۵۴

۱۶. عنایت علی خان "ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے" مشمولہ "عقل بڑی کہ بیوی" از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز، جون ۲۰۰۸۔ دوسرا ایڈیشن۔ ص ۲۱

۱۷. افضل پارس، پپو یار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور۔ جون ۲۰۰۸۔ ص ۶۱

۱۸. ایضاً ص ۶۰

۱۹. ایضاً ص ۵۶

۲۰. ایضاً ص ۶۱

۲۱. محمود غزنی "شگفتگی کے نئے رنگ" مشمولہ "پپو یار تنگ نہ کر" از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز۔ جون ۲۰۰۸۔ ص ۱۸

۲۲. افضل پارس، پپو یار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور۔ جون ۲۰۰۸۔ ص ۲۵

۲۳. سرفراز شاہد "رنگارنگ متبسم قطعات" مشمولہ "عقل بڑی کہ بیوی از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز۔ جون ۲۰۰۸۔ دوسرا ایڈیشن ص ۱۵

۲۴. افضل پارس، پپو یار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور۔ جون ۲۰۰۸۔ ص ۷۰

۲۵. ایضاً ص ۷۱

۲۶. ایضاً ص ۷۴

۲۷. ضیاء الحق قاسمی "خوش آمدید" مشمولہ "عقل بڑی کہ بیوی" از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز، جون ۲۰۰۸۔ دوسرا ایڈیشن ص ۱۴

۲۸. افضل پارس، پپو یار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور جون ۲۰۰۸۔ ص ۸۲

۲۹. اطہر شاہ خان جیدی "نقاش کا نقشِ ثانی" مشمولہ "عقل بڑی کہ بیوی" از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز، ۲۰۰۸۔

دوسرا ایڈیشن۔ ص۱۹

۳۰. افضل پارس، پیو یار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور جون ۲۰۰۸۔ ص ۸۸

۳۱. ایضاً ص ۹۳

۳۲. ایضاً ص ۱۰۳

۳۳. ایضاً ص ۱۰۵

۳۴. ایضاً ص ۱۱۲

۳۵. ایضاً ص ۱۱۹

۳۶. ایضاً ص ۱۲۳

۳۷. سرفراز شاہد "رنگا رنگ متبسم قطعات" مشمولہ "عقل بڑی کہ بیوی از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز، دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۸۔ ص ۱۵

۳۸. افضل پارس، پیو یار تنگ نہ کر، سجاد پبلی کیشنز، لاہور جون ۲۰۰۸۔ ص ۱۲۴

۳۹. ایضاً ص ۱۲۵

۴۰. ایضاً ص ۱۲۵

۴۱. ایضاً ص ۱۲۶

۴۲. انور مسعود، "پہلا پراگا" مشمولہ "پیو یار تنگ نہ کر" از افضل پارس، سجاد پبلی کیشنز، جون ۲۰۰۸۔ ص ۱۳

۴۳. افضل پارس، "بے چراغ گلیوں میں" مشمولہ "عقل بڑی کہ بیوی" سجاد پبلی کیشنز، لاہور جون ۲۰۰۸۔ دوسرا ایڈیشن ص ۲۳